صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 37

منگل 15 ستمبر 2015ء

روزنامہ

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 15 ستمبر 2015ء............ 1436 ہجری 15 تبوک 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 211

حیات ابدی کی تمنا

حیات بخش وہ جس پر فنا نہ آئے کبھی
نہ ہو سکے جو تبہ ایسا مال دے پیارے
بجھا دے آگ مرے دل کی آب رحمت سے
مصائب اور مکارہ کو ٹال دے پیارے

(کلام محمود)

جماعت احمدیہ کے ذریعے دین کے حقیقی اور خوبصورت چہرے کو دیکھ کر دنیا امن کے جھنڈے تلے آرہی ہے

جماعت احمدیہ امن اور سلامتی کی تعلیم پھیلا رہی ہے اور تمام دنیا میں ایک لگن سے کام کررہی ہے

ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو دین کی تعلیم کا نمونہ بنائے تا کہ وہ اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے والا ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 ستمبر 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 ستمبر 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک شخص جو مومن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، اس کی خوبصورتی تبھی ظاہر ہوگی جب وہ ایمان میں مضبوط ہو اور دین حق کو سمجھتا ہو۔ ایمان یہ ہے کہ اپنے آپ کو مکمل طور پر خدا تعالیٰ کے سپرد کردے اور اس کے حکموں پر عمل کرے اور دین یہ ہے کہ اس کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے اپنے آپ کو بھی ہر شر سے بچائے اور دوسروں کے لئے سلامتی کے کام کرے۔ اگر دنیا اس بات کو سمجھ لے تو دنیا میں پائیدار امن قائم کرنے کے ایسے نظارے نظر آئیں گے کہ جو دنیا کو جنت بنادیں۔ فرمایا کہ اس زمانے میں اس حقیقی دین اور حقیقی ایمان کو قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا ہے۔ اور آپ کی طرف منسوب ہوکر ہماری بھی ذمہ داری یہی ہے کہ آپ کے مدد ومعاون بنیں۔ دنیا کو ایمان کی حقیقت بتائیں اور سلامتی پھیلانے والے بنیں۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اپنے نظام کے ذریعے سے یہ کام کررہی ہے لیکن ہر احمدی کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو دین حق کی تعلیم کا نمونہ بنائے تا کہ ہر ایک اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے والا بنے۔

حضور انور نے بعض ممالک میں فسادوں کے برپا ہونے، امن کے قائم نہ ہونے اور غیروں کی طرف سے دین کے خلاف نفرت پھیلائے جانے کی وجوہات بیان فرمائیں جو دنیا میں دین حق کو بدنام کرنے کا باعث بن رہی ہیں۔ ان وجوہات کے بالمقابل آج صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو محبت وپیار اور سلامتی کی دینی تعلیم پھیلا رہی ہے اور تمام دنیا میں ایک لگن سے کام کررہی ہے جس کے نتیجہ میں امن کے جھنڈے تلے امن پھیلانے اور سلامتی بکھیرنے کے لئے لاکھوں لوگ شامل ہوتے ہیں۔ حضور انور نے ایسے لوگوں کی مثالیں پیش فرمائیں جنہوں نے جماعت کے ذریعہ دین کا حقیقی چہرہ دیکھا اور جماعت میں داخل ہوئے۔ ان میں غیر بھی شامل ہیں اور وہ لوگ بھی شامل ہیں جنہوں نے بیعت کرکے یہ عہد کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کریں گے۔

بینن کے ایک پادری نے اس بات کا اظہار کیا کہ آج کا دن میری زندگی کا عجیب دن ہے کہ آج مومن اور مسیحی ایک جگہ بیٹھے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت احمدیہ نے ہم سب کو اکٹھا کیا ہے۔ میں احمدیت کو سلام پیش کرتا ہوں۔ بینن کے ہی ایک منسٹر آف ٹرانسپورٹ نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی خدمت انسانی کسی سے چھپی نہیں ہے۔ جو امن اور محبت کی کوشش جماعت احمدیہ نے کی ہے وہ ملک بینن میں اول نمبر پر ہے۔ میں امن اور محبت کی کاوشوں میں احمدیت کی خدمات کو سلام کرتا ہوں۔ برکینا فاسو میں ایک بیت الذکر کے افتتاح کے موقع پر ایک دوست نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی بیت الذکر کو دیکھ کر علم ہوا کہ جماعت احمدیہ ہی دین کی حقیقی خدمت کررہی ہے۔ آج واضح ہوگیا کہ جماعت احمدیہ سچی جماعت ہے اور اللہ تعالیٰ کی تائید اس کے ساتھ ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج دین کی حقیقی تعلیم حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ہی دنیا میں پہنچ رہی ہے۔ حضور انور نے اس بارے میں بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا کے مختلف حصوں میں جب جماعت کے ذریعہ سے پیغام پہنچتا ہے تو نیک فطرت قبول کرتے ہیں۔ حضور انور نے ان کاوشوں کے نتیجے میں حاصل ہونے والے پھلوں کا ذکر فرمایا۔ فرمایا کہ 33 سال تک پادری رہنے والے بھی جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ پھر فرمایا کہ کینیڈا کے جامعہ کے طلباء کو ایک ماہ کیلئے گوئٹے مالا میں بھجوایا تھا۔ انہوں نے ایک لاکھ لیف لیٹس تقسیم کئے۔ ایک صاحب نے لکھا کہ آپ جو کام کررہے ہیں۔ یہ کام خزاں کے موسم کو بہار میں بدلنے کے مترادف ہے۔ کبھی نہ کبھی تو ضرور بہار آئے گی۔ سوئٹزرلینڈ کے ایک دوست نے کہا کہ آپ کا فلائر مجھے بہت پسند آیا۔ جماعت کے دو اصول محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں اور دین میں کوئی جبر نہیں، ان دونوں اصولوں پر چلنے سے دنیا میں امن پیدا ہوسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ پودا دین حق کا پودا ہے اور اللہ تعالیٰ کا لگایا ہوا پودا ہے اور اس زمانے میں اس کی آبیاری کے لئے حضرت مسیح موعود کو بھیجا گیا ہے اور تا قیامت اس کی حفاظت خدا تعالیٰ خود فرماتا رہے گا۔ اور یہ پودا ہمیشہ سرسبز وشاداب رہے گا۔ فرمایا کہ دنیا کو خدا تعالیٰ کی رضا پر چلانے کے لئے اور سلامتی، محبت بکھیرنے کے لئے یہ چند واقعات میں نے پیش کئے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے سینے کھولتا ہے۔ غیروں سے ہمارے حق میں باتیں کہلواتا ہے۔ کوئی افریقہ کا ہے، کوئی یورپ کا ہے اور کوئی امریکہ کا ہے، ان سب پر اثر ایک جیسا ہے، کیونکہ امن کی تعلیم ایک ہی ہے۔ دنیا کے امن کی دین حق ہی ضمانت ہے۔ مخالف جو مرضی کریں، دین حق نے ہی دنیا کو امن اور سلامتی مہیا کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی توفیق دے کہ ہم اپنے عملوں کو دین کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے والے ہوں اور دین کی کامیابی کا حصہ بنیں اور اس کی ترقی کو دیکھنے والے ہوں۔ آمین

احمدی ڈاکٹرز توجہ فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 دسمبر 2006ء کو خطبہ جمعۃ المبارک میں احمدی ڈاکٹرز کو "**تحریک وقف**" فرماتے ہوئے یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔

"ڈاکٹروں کو بھی اپنے آپ کو وقف کرنا چاہئے چاہے تین سال کیلئے کریں چاہے پانچ سال کے لئے کریں۔ چاہے زندگی کیلئے کریں۔ لیکن **وقف** کرکے آگے آنا چاہئے۔"

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر لبیک کہنے کے خواہشمند تمام احمدی ڈاکٹروں کو فضل عمر ہسپتال ربوہ دعوت خدمت دیتا ہے۔ فضل عمر ہسپتال کو فوری طور پر مندرجہ ذیل شعبہ جات میں **وقف** ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔

Emergency/Trauma Centre
Paediatrics.
Medicine.
Gynaecology
Surgery.
Eye/ENT
Pathology.
Radiology.
Anaesthesia.

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ ربوہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔

قربانی بکرا =/16,000 روپے
قربانی حصہ گائے =/8,000 روپے

(نائب ناظر ضیافت دارالضیافت ربوہ)

☆............☆............☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

اگر قرآن پڑھانا ہے تو ایسے طریقے سے پڑھانا چاہئے جس سے شوق اور محبت پیدا ہو

اصل چیز تو خدا تعالیٰ کے کلام سے محبت ہے۔ اسے حتی الوسع صحیح رنگ میں ادا کرنا چاہئے۔ اس کی کوشش کرنی چاہئے نہ کہ صرف قاری بننا اور دکھاوے کے لئے مقابلوں میں حصہ لینا

قرآن کریم پڑھانے والے استادوں کو اس طریق سے پڑھانا چاہئے کہ قرآن کریم پڑھنے کا شوق پیدا ہو

اصل چیز قاری کی طرح قراءت نہیں اور یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ اگر اس طرح الفاظ ادا نہ کرسکیں تو قرآن کریم ہی پڑھنا چھوڑ دیں۔ قرآن کریم پڑھنا ضروری ہے۔ تلاوت کی طرف روزانہ ہر احمدی کی توجہ ہونی چاہئے۔ یہ کوشش ضرور ہونی چاہئے کہ اصل کے جتنا قریب ترین ہو کر آسانی سے الفاظ کی ادائیگی ہوسکے، کی جائے اور اس میں پھر بہتری پیدا کرنے کی کوشش بھی کی جائے

اگر آپ لوگ تقویٰ وطہارت اپنے اندر پیدا کریں اور دعاؤں اور ذکرالٰہی کی عادت ڈالیں اور تہجد اور درود پر التزام رکھیں تو اللہ تعالیٰ یقیناً آپ لوگوں کو بھی رؤیائے صادقہ اور کشوف میں سے حصہ دے گا اور اپنے الہام اور کلام سے مشرف کرے گا

دار البیعت لدھیانہ کی جماعت کی تاریخ میں اہمیت کا تذکرہ

حضرت مسیح موعود کے رفقاء کی آپ سے بے پناہ محبت اور اطاعت کے روح پرور واقعات کا بیان

مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش قادیان کی وفات۔ مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31 جولائی 2015ء بمطابق 31 وفا 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

گزشتہ دنوں کسی نے ایک چھوٹی سی ویڈیو دکھائی کہ ایک افریقن مولوی بڑی عمر کے لوگوں کو قرآن پڑھا رہا ہے اور ذرا سی غلطی پر سوٹیوں سے مار مار کر ان کا برا حال کیا ہوا تھا۔ اب جس کی ایک تو زبان نہ ہو اور پھر سترہ اٹھارہ سال یا اس سے بھی زیادہ بڑی عمر ہو جائے تو وہ کس طرح قاریوں کی طرح ہر حرف کی صحیح ادائیگی کرسکتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ لوگ قرآن پڑھنے سے ہی بھاگتے ہیں اور یہی وجہ ہے (-) میں سے جو غیر عرب لوگ ہیں، بہت سوں کو قرآن کریم پڑھنا بھی نہیں آتا۔ پس اگر قرآن پڑھانا ہے تو ایسے طریقے سے پڑھانا چاہئے جس سے شوق اور محبت پیدا ہو۔

گزشتہ دنوں ایک جاپانی خاتون جو یہاں رہتی ہیں ملنے آئیں۔ انہوں نے کچھ عرصہ پہلے بیعت کی۔ انہوں نے بتایا کہ تین سال میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن شریف مکمل کرلیا ختم کرلیا، اور وہ کچھ سنانا بھی چاہتی تھیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے سنائیں۔ تو انہوں نے آیۃ الکرسی اس طرح ڈوب کر پڑھی کہ حیرت ہوتی تھی۔ تو اصل چیز یہی ہے کہ قرآن کریم سے ایسی محبت ہو کہ اس میں ڈوب کر اسے پڑھا جائے۔ صرف دکھاوے کے لئے قاریوں کی طرح گلے سے آوازیں نکال لینا تو مقصد نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ترتیل سے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ ٹھہر ٹھہر کر اور جس حد تک بہترین تلفظ ادا ہوسکتا ہے ادا کر کے پڑھا جائے۔ اگر ہم کہیں کہ ہم عربوں کی طرح الفاظ کی ادائیگی کرسکتے ہیں تو یہ مشکل ہے۔ بعض حروف کی صحیح ادائیگی غیر عرب کر ہی نہیں سکتے۔ سوائے اس کے کہ عربوں میں پلے بڑھے ہوں۔ جاپانی قوم ہے وہ بھی بعض حروف کی ادائیگی نہیں کرسکتے۔ مثلاً یہ جو پڑھنے والی تھیں وہ بھی 'خ' کو جس طرح ادا کررہی تھیں اس میں 'ح' زیادہ ابھر کر سامنے آتی تھی۔ 'خ' اور 'ح' کا فرق نہیں تھا۔ ان جاپانی خاتون سے سن کر مجھے یہ تأثر ملا ہے کہ اگر تمام جاپانی نہیں تو ان خاتون کی طرح بہت سے ایسے ہوں گے جن کے لئے بعض حروف کی ادائیگی مشکل ہوگی۔ لیکن بہرحال اصل چیز تو خدا تعالیٰ کے کلام سے محبت ہے۔ اسے حتی الوسع صحیح رنگ میں ادا کرنا چاہئے۔ اس کی کوشش کرنی چاہئے نہ کہ صرف قاری بننا اور دکھاوے کے لئے مقابلوں میں حصہ لینا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اَشْھَدُ کے بجائے اَسْھَدُ کہنے پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی جو پیار کی نظر تھی اس کا کوئی قاری یا عرب مقابلہ نہیں کرسکتا۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 15 صفحہ 470)

پس جماعت میں غیر...... سے بھی لوگ شامل ہورہے ہیں، (دین) لا رہے ہیں۔ (-) کی اکثریت جیسا کہ مَیں نے کہا قرآن کریم پڑھنا نہیں جانتی۔ افریقہ میں ہمارے (مربیان) کو بہت سے ایسے مواقع پیش آتے ہیں جہاں نئے سرے سے قرآن کریم پڑھانا پڑتا ہے۔ نئے سرے سے قرآن کریم کیا بلکہ ابتدا سے قاعدہ پڑھانا پڑتا ہے۔ تو ان لوگوں کو بھی قرآن کریم پڑھانا ہے۔ اس لئے قرآن کریم پڑھانے والے استادوں کو اس طریق سے پڑھانا چاہئے کہ قرآن کریم پڑھنے کا شوق پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ اس پاکستانی خاتون کو بھی اجر دے جنہوں نے ان جاپانی خاتون کو نہ صرف

قرآن کریم پڑھایا بلکہ لگتا تھا کہ قرآن کریم کی محبت بھی پیدا کی ہے۔

پس اصل چیز قاری کی طرح قراءت نہیں اور یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ اگر اس طرح الفاظ ادا نہ کر سکیں تو قرآن کریم پڑھنا ہی چھوڑ دیں۔ قرآن کریم پڑھنا ضروری ہے اس میں بہتری لانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن صرف اس بات پر کہ بعض الفاظ ہم ادا نہیں کر سکتے یا مشکل ہیں، قرآن کریم کو پڑھنا ہی نہیں چھوڑ دینا چاہئے بلکہ تلاوت کی طرف روزانہ ہر احمدی کی توجہ ہونی چاہئے۔ ہاں یہ کوشش ضرور ہونی چاہئے جیسا کہ میں نے کہا کہ اصل کے جتنا قریب ترین ہو کر آسانی سے الفاظ کی ادائیگی ہو سکے، کی جائے اور پھر اس میں بہتری پیدا کرنے کی کوشش بھی کی جائے۔

حضرت مصلح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ یہ کوشش کہ ہم قاری کی طرح ہی ہر لفظ کو ادا کریں درست نہیں کیونکہ اس کی طاقت خدا تعالیٰ نے ہمیں نہیں بخشی جو غیر عرب ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میری مرحومہ بیوی اُم طاہر بیان کرتی تھیں کہ ان کے والد صاحب کو قرآن پڑھنے پڑھانے کا بہت شوق تھا۔ انہوں نے لڑکوں (اپنے بچوں) کو پڑھانے کے لئے استاد رکھے ہوئے تھے اور لڑکی کو بھی قرآن پڑھانے کے لئے اسی کے سپرد کیا ہوا تھا۔ اُم طاہر بتاتی ہیں کہ وہ استاد بہت مارا کرتے تھے اور ہماری انگلیوں میں شاخیں ڈال کر، (درخت کی چھوٹی ٹہنیاں پنسل کی طرح لے کر، بعض لوگ پنسلیں بھی ڈالتے تھے، استاد شاخیں انگلیوں میں ڈال کر) انہیں دباتے تھے۔ مارتے تھے۔ پیٹتے تھے اس لئے کہ ہم صحیح طور پر تلفظ کیوں ادا نہیں کرتے۔ ہم پنجابی لوگوں کا لہجہ بھی ایسا ہی ہے کہ ہم عربوں کی طرح عربی کے الفاظ ادا نہیں کر سکتے۔ (ماخوذ از الفضل 11۔ اکتوبر 1961ء صفحہ 2-3 جلد 50/15 نمبر 235)

حضرت مصلح موعود نے پھر اس عرب کا بھی واقعہ بیان کیا جس کو میں گزشتہ خطبہ میں بیان کر چکا ہوں کہ وہ حضرت مسیح موعود کو ملنے آیا تو جب حضرت مسیح موعود نے دو تین دفعہ 'ض' کا استعمال کیا تو کہنے لگا آپ کس طرح مسیح موعود ہو سکتے ہیں آپ کو تو ضاد بھی کہنا نہیں آتا۔ اس عرب نے یہ بڑی لغو حرکت کی تھی۔ ہر ملک کا اپنا لہجہ ہوتا ہے۔ عرب خود کہتے ہیں کہ ہم ناطقین بالضاد ہیں۔ ہندوستانی اسے ادا نہیں کر سکتے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ہندوستانی لوگ اسے یا تو 'دواد' کر کے پڑھتے ہیں یا 'ضاد' کر کے پڑھتے ہیں لیکن اس کے مخارج اور ہیں۔ پس جب عرب خود کہتے ہیں کہ ہم ناطقین بالضاد ہیں اور کوئی صحیح طور پر اسے ادا نہیں کر سکتا تو پھر اعتراض کرنے کی بات ہی کیا ہوئی؟

(ماخوذ از الفضل 11۔ اکتوبر 1961ء صفحہ 3 جلد 50/15 نمبر 235)

پس عرب احمدیوں کو بھی اس بات کو سامنے رکھنا چاہئے۔ عموماً اکثریت تو اس بات کو سمجھتی ہے لیکن بعض کی طبیعتوں میں کچھ فخر کی حالت بھی ہوتی ہے۔ ایک پاکستانی عورت ایک عرب سے بیاہی ہوئی ہے وہ بھی اپنی طرف سے حلق سے آواز نکال کر سمجھتی ہے کہ میں نے صحیح تلفّظ ادا کر دیا حالانکہ وہ صحیح نہیں ہوتا۔ اگر اس کی ذات تک ہی بات ہوتی تو کوئی بات نہیں تھی اور مجھے کہنے کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن مجھے پتا چلا ہے کہ بعض مجالس میں بیٹھ کر استہزاء کے رنگ میں یہ بات کرتی ہے کہ بعض حروف کی ادائیگی پاکستانیوں کو نہیں آتی، قرآن کریم پڑھنا نہیں آتا۔ عربی کے الفاظ صحیح ادا نہیں کر سکتے اور عرب بیٹھ کر ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔ مَیں نہیں سمجھتا کہ عربوں میں سے ہر ایک ایسا ہو گا جو مذاق اڑاتا ہو۔ ہو سکتا ہے جن عربوں میں یہ بیاہی ہوئی ہیں وہ مذاق اڑاتے ہوں۔ (دین) میں تو ہر قوم کے دل جیت کر انہیں اللہ تعالیٰ کے کلام سے نہ صرف آشنا کروانا ہے بلکہ اسے پڑھنے کے لئے ان کے دلوں میں محبت بھی پیدا کرنی ہے اور ہر ایک کا الگ الگ لہجہ ہے۔ ہر ایک قرآن کریم کی محبت کی وجہ سے اسے بہترین رنگ میں پڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور کرنی بھی چاہئے اور یقیناً ترتیل کا خیال رکھنا چاہئے۔ اور جو اس بارے میں نئے (-) ہونے والوں کی مدد کر سکتے ہیں اور جنہیں صحیح طرح تلفّظ کے ساتھ پڑھنا آتا ہو۔ انہیں مدد بھی کرنی چاہئے لیکن مذاق اڑانے کی اجازت نہیں ہو سکتی۔

پس جن کو صحیح تلفظ اگر آتا بھی ہے تو ان کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ مختلف قومیں ہیں، مختلف لوگ ہیں، ہر ایک کا اپنا اپنا لہجہ ہے اور عربی کے ہر لفظ کی ادائیگی ہر ایک سے نہیں ہو سکتی۔

اب میں حضرت مصلح موعود کے حوالے سے بعض اور واقعات بھی بیان کرتا ہوں۔ آپ (-) کی حالت کے بارے میں کہ کیا حالت ہو رہی ہے۔ ایک جگہ ایک مثال سے بیان فرماتے ہیں کہ ''مثل مشہور ہے کہ کوئی بزدل آدمی تھا اسے وہم ہو گیا کہ وہ بہت بہادر ہے۔ وہ گودنے والوں کے پاس گیا۔ (Tattoo جو کرتے ہیں) پرانے زمانے میں یہ رواج تھا کہ بہادر اور پہلوان لوگ اپنے بازو پر اپنے کیریکٹر اور اخلاق کے مطابق نشان کھدوا لیتے تھے۔ (یہاں یورپ میں بھی اس کا بڑا رواج ہے۔) یہ بھی (بہرحال) گودنے والے کے پاس گیا۔ گودنے والے نے پوچھا تم کیا گدوانا چاہتے ہو؟ اس نے کہا میں شیر گدوانا چاہتا ہوں۔ جب وہ شیر گودنے لگا، جسم پر اس کی شکل بنانے لگا تو اس نے سوئی چبھوئی۔ سوئی چبھونے سے درد تو ہونا ہی تھا۔ وہ دلیر تو تھا نہیں۔ (خیال تھا کہ میں بہت بہادر ہوں۔) اس نے کہا یہ کیا کرنے لگے ہو؟ گودنے والے نے کہا کہ شیر گودنے لگا ہوں۔ اس نے پوچھا شیر کا کونسا حصہ گودنے لگے ہو؟ اس نے کہا دُم گودنے لگا ہوں۔ اس آدمی نے کہا کہ اگر شیر کی دُم کٹ جائے تو کیا وہ شیر نہیں رہتا؟ گودنے والے نے کہا شیر تو رہتا ہے۔ کہنے لگا اچھا پھر دُم چھوڑ دو، دوسرا کام کرو۔ اس نے پھر سوئی ماری تو بولنے لگا اب کیا کرنے لگے ہو؟ اس نے کہا کہ اب دایاں بازو گودنے لگا ہوں۔ اس آدمی نے کہا کہ شیر کا لڑائی یا مقابلہ کرتے وقت دایاں بازو کٹ جائے تو کیا وہ شیر نہیں رہتا۔ اس نے کہا شیر تو رہتا ہے۔ کہنے لگا پھر اسے بھی چھوڑ دو اور آگے چلو۔ اس طرح وہ بایاں بازو گودنے لگا تو اس نے اسے بھی رہنے دیا کہ کیا اس کے بغیر شیر نہیں رہتا۔ پھر ٹانگ گودنی چاہی تو پھر اس نے یہی کہا۔ آخر وہ گودنے والا جو تھا وہ بیٹھ گیا۔ اس آدمی نے جو گودوانے گیا تھا اور سمجھتا تھا میں بڑا بہادر ہوں کہا کہ کام کیوں نہیں کرتے۔ گودنے والے نے کہا اب کچھ رہ نہیں گیا۔ میں کروں کیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہی آجکل (دین) کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے۔ خاص طور پر (-) اور لیڈروں کا یہی کام ہے۔ یہ نعرے تو بہت لگاتے ہیں اور عمل کچھ نہیں ہے اور جس بات کی دوسروں کو تلقین کرتے ہیں اس کا (دین) کی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ بھی چھوڑ دو، یہ بھی چھوڑ دو، وہ بھی چھوڑ دو۔ اپنے لئے تو ہر ایک چیز وہ چھڑواتے چلے جاتے ہیں۔

اس تعلق میں آپ ایک اور مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمارے نانا جان حضرت میر ناصر نواب صاحب فرمایا کرتے تھے کہ چھوٹی عمر میں میری طبیعت بہت چُلبلی سی تھی۔ آپ میر درد کے نواسے تھے اور دہلی کے رہنے والے تھے۔ وہاں آم بھی ہوتے ہیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب والدہ والد صاحب اور بہن بھائی صبح کے وقت آموں کے موسم میں آم چوسنے لگتے تو میں جو میٹھا آم ہوتا تھا اس کو کھٹّا کھٹّا کہہ کر الگ رکھ لیتا تھا اور باقی آم ان کے ساتھ مل کر کھا لیتا تھا۔ آم چوسنے کے لئے پہلے ایک دفعہ تو چکھنا پڑتا ہے ناں تو چکھتے ہوئے کہہ دیا کہ یہ کھٹا ہے حالانکہ وہ میٹھا ہوتا تھا۔ جب آم ختم ہو جاتے تو پھر مَیں کہتا کہ میرا تو پیٹ نہیں بھرا۔ اچھا میں یہ کھٹے آم ہی کھا لیتا ہوں اور سارے آم کھا لیتا تھا۔ ایک دن میرے بڑے بھائی جو بعد میں میر درد کے گدی نشین ہوئے انہوں نے کہا کہ میرا بھی پیٹ نہیں بھرا۔ میں بھی آج کھٹے آم چوس لیتا ہوں۔ فرماتے تھے کہ میں نے انہیں بہتیرا زور لگایا مگر وہ باز نہ آئے۔ آخر انہوں نے آم چوسے اور کہا آم تو بڑے میٹھے ہیں تم یونہی کہتے تھے کھٹّے ہیں۔ جس طرح وہ آم چُوستے وقت میٹھے آم الگ کر لیا کرتے تھے اور باقی دوسروں کے ساتھ مل کر چُوس لیتے تھے اور بعد میں کھٹّے کہہ کر وہ بھی چوس لیتے تھے، حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہی حال آجکل کے (-) کا ہے۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ (-) کو نافذ کیا جائے ان کا اگر یہ حال ہو تو ان لوگوں کا کیا حال ہے جو (دین) کو جانتے ہی نہیں۔ (دین) کی شریعت نافذ کرنے والے بھی اسی طرح کرتے ہیں کہ دھوکہ دہی سے اپنے لئے علیحدہ چیزیں رکھتے چلے جاتے ہیں۔ یہ تو ان کا بچپنا تھا۔ لیکن یہاں جان بوجھ کر غلط باتیں کی جاتی ہیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ دوسرے لوگ جو (دین)

کو نہیں جانتے وہ تو پھر ہڈیاں اور بوٹی کچھ بھی نہیں چھوڑیں گے۔ (ماخوذ از الفضل 11۔اکتوبر 1961ء صفحہ 3 جلد 50/15 نمبر 235) ہر چیز کو اسی طرح کھا جائیں گے چاہے وہ غلط بھی ہو۔

......پھر اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ کس طرح ہمیں اپنی حالتوں کو درست کرتے ہوئے اپنے ایمان میں اضافہ کرنا چاہئے اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا چاہئے، حضرت مصلح موعود نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے ایک جگہ فرمایا کہ اگر آپ لوگ تقویٰ وطہارت اپنے اندر پیدا کریں اور دعاؤں اور ذکر الٰہی کی عادت ڈالیں اور تہجد اور درود پر التزام رکھیں تو اللہ تعالیٰ یقیناً آپ لوگوں کو بھی رؤیائے صادقہ اور کشوف میں سے حصہ دے گا اور اپنے الہام اور کلام سے مشرف کرے گا۔ اور زندہ معجزہ درحقیقت وہی ہوتا ہے جو انسان کو اپنی ذات میں ظاہر ہو۔ بیشک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معجزے بھی بڑے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے بھی بڑے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے بھی بڑے ہیں مگر جہاں تک انسان کی اپنی ذات کا سوال ہوتا ہے اس کے لئے وہی معجزہ بڑا ہوتا ہے جس کا وہ اپنی ذات میں مشاہدہ کرتا ہے۔ آجکل بھی لوگ یہی سوال کرتے ہیں۔ اگر معجزے دیکھنے ہیں تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا بھی ضروری ہے۔

ایمان میں زیادتی اور ذاتی نشان کی مثال دیتے ہوئے آپ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کو دیکھ لو۔ انہوں نے جب احمدیت قبول کی اور قادیان میں کچھ عرصہ ٹھہرنے کے بعد کابل واپس گئے تو وہاں کے گورنر نے انہیں بلایا اور کہا کہ توبہ کر لو۔ انہوں نے کہا کہ میں توبہ کس طرح کروں۔ جب میں قادیان سے چلا تھا تو اسی وقت مَیں نے رؤیا میں دیکھا تھا کہ مجھے ہتھکڑیاں پڑی ہوئی ہیں۔ پس جب خدا تعالیٰ نے کہا تھا کہ تمہیں اس راہ میں ہتھکڑیاں پہننی پڑیں گی تو اب میں ان ہتھکڑیوں کو اتروانے کی کس طرح کوشش کروں۔ یہ ہتھکڑیاں میرے ہاتھوں میں پڑی رہنی چاہئیں تا کہ میرے رب کی بات پوری ہو۔ اب دیکھو انہیں یہ وثوق اور یقین اس لئے حاصل ہوا کہ انہوں نے خود ایک خواب دیکھا تھا۔ اسی طرح خواہ کوئی کتنا ہی قلیل علم رکھتا ہو اگر وہ کوئی خواب دیکھ لے تو بزدلی کی وجہ سے وہ اس کو چھپالے تو اَور بات ہے ورنہ اپنی چھوٹی خواب پر بھی اسے اس سے زیادہ یقین ہوتا ہے۔

(الفضل 22 جولائی 1956ء صفحہ 5 جلد 45/10 نمبر 169)

پس اگر انسان کا ایمان مضبوط ہو اور خدا تعالیٰ سے تعلق ہو تو پھر انسان دنیاداروں سے نہیں ڈرتا۔

اس کی ایک اور مثال دیتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی بہت بڑے بزرگ تھے اور اپنے زمانے کے نیک لوگوں میں سے تھے۔ ایک دفعہ مہاراجہ جموں نے ان کو دعوت دی کہ آپ جموں آ کر میرے لئے دعا کریں۔ مگر آپ نے انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ اگر آپ دعا کرانا چاہتے ہیں تو میرے پاس یہاں آئیں۔ (ماخوذ از الفضل 27-30 مارچ 1928ء صفحہ 9 جلد 15 نمبر 76-77) مَیں آپ کے پاس کیوں چل کر جاؤں۔ پس اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو تو جتنا مرضی کوئی بڑا آدمی ہو انسان اس سے نہیں ڈرتا۔

حضرت مسیح موعود سے لوگوں کی پہلے کس قدر عقیدت تھی اس کا اور پھر آپ کے دعوے کے بعد کیا حالت ہوگئی، اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے بیان کیا کہ دیکھو ’’براہین احمدیہ کی شہرت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ لاکھوں آدمی آپ سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔ ایک کی تو شہادت بھی موجود ہے جو دعوے سے پہلے ہی وفات پا گئے۔ یعنی حضرت صوفی احمد جان صاحب (جن کا ابھی پہلے ذکر ہوا ہے جنہوں نے راجہ کو کہا تھا کہ دعا کروانی ہے تو یہاں آؤ۔ صوفی احمد جان صاحب) لدھیانوی نے دعویٰ سے قبل حضرت مسیح موعود کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ (پہلے بھی ہم کئی دفعہ سن چکے ہیں۔ آپ کا ایک شعر ہے کہ)

سب مریضوں کی ہے تمہی پہ نظر　　تم مسیحا بنو خدا کے لئے

یہ تو ایک دُوربین ولی اللہ کی نظر تھی۔ (صوفی احمد جان صاحب تو ایک ولی اللہ تھے۔ ان کی ایک دُوربین نظر تھی جنہوں نے دیکھ لیا کہ حضرت مسیح موعود ہی مسیح موعود ہیں۔ چاہے دعویٰ ہے یا نہیں۔) مگر ہم کہہ سکتے ہیں کہ جن کی نگاہ اتنی دُوربین نہ تھی وہ بھی سمجھتے تھے کہ (دین) کی نجات آپ سے وابستہ ہے۔ مگر جب وہ ہتھیار آپ کو دیا گیا (یعنی وہ ہتھیار جس نے (دین) کو فتح کرنا تھا) جس سے دشمن پامال ہو سکتا تھا۔ وہ آب حیات دیا گیا جس سے (-) کی زندگی مقدر تھی تو بڑے بڑے مخلص آپ سے متنفر ہو گئے اور کہنے لگے جسے ہم سونا سمجھتے تھے افسوس وہ تو پیتل نکلا۔ ایسے لاکھوں انسان یکدم بدظن ہو گئے۔ حتیٰ کہ جب آپ نے بیعت کا اعلان کیا تو پہلے روز صرف چالیس اشخاص نے بیعت کی۔ یا تو لاکھوں لوگ اخلاص رکھتے تھے اور (حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ) پرانے لوگ سناتے ہیں کہ کس طرح بڑے بڑے علماء کہتے تھے کہ (دین) کی خدمت اسی شخص سے ہو سکتی ہے اور خود لوگوں کو آپ کے پاس بھیجتے تھے حتیٰ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ براہین کے شائع ہونے پر میں مرزا صاحب کی زیارت کے لئے پیدل چل کر قادیان گیا اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جنہوں نے آخر میں اپنا سارا زور مخالفت میں صَرف کر دیا انہوں نے بھی لکھا کہ تیرہ سو سال کے عرصے میں کسی نے (دین) کی اتنی خدمت نہیں کی جتنی اس شخص نے کی ہے۔

(ماخوذ از الفضل 15 مارچ 1934ء صفحہ 6 جلد 21 نمبر 110)

......ایک دفعہ جب 1931ء کی شوریٰ میں دارالبیعت لدھیانہ کا ذکر ہوا۔ تو حضرت مصلح موعود نے وہاں نمائندگان کو کہا کہ میرے نزدیک یہ یعنی دارالبیعت لدھیانہ کا معاملہ نہایت اہم معاملہ ہے۔ حضرت مسیح موعود نے خصوصیت سے اس کا ذکر کیا ہے بلکہ لدھیانہ کو بابِ لُد قرار دیا ہے جہاں دجال کے قتل کی پیشگوئی ہے۔ (وہ جگہ جہاں دشمنوں کا خاتمہ ہوگا، دجال کا خاتمہ ہوگا) ایسے مقام کے لئے جہاں قادیان سے بیعت لینے کے لئے حضرت مسیح موعود تشریف لے گئے جماعت میں (اس جگہ کا) خاص احساس ہونا چاہئے۔ حضرت خلیفہ اوّل نے جب آپ سے بیعت لینے کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا یہاں نہیں بیعت لی جائے گی۔ (یعنی قادیان میں نہیں لی جائے گی) پھر لدھیانہ میں بیعت لی۔ وہاں کے پیر احمد جان صاحب مرحوم جو حضرت مسیح موعود کے دعوے سے پہلے ہی فوت ہو گئے تھے وہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو خدا تعالیٰ نے دعوے سے پہلے ہی آپ پر ایمان لانے کی توفیق دی تھی (جیسے پہلے ذکر ہو چکا ہے۔) انہوں نے اپنی وفات کے وقت اپنے سب خاندان کو جمع کیا اور کہا کہ حضرت مرزا صاحب مسیحیت کا دعویٰ کریں گے تم سب ایمان لے آنا۔ چنانچہ یہ سب خاندان ایمان لے آیا۔ پیر منظور محمد صاحب اور پیر افتخار احمد صاحب آپ کے لڑکے ہیں اور حضرت خلیفۃ اول کی اہلیہ ان کی لڑکی ہیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میرا ارادہ ہے کہ اس مقام کا خاص طور پر نقشہ بنایا جائے اور بیعت کے مقام پر ایک علیحدہ جگہ تجویز کی جائے اور نشان لگا دیا جائے اور اس موقع پر وہاں جلسہ کیا جائے۔ چالیس آدمیوں سے حضرت مسیح موعود نے اس جگہ بیعت لی تھی ان سب کے نام اس جگہ لکھ دیئے جائیں۔　　(رپورٹ مجلس مشاورت 1931ء صفحہ 106-107)

لدھیانہ کا گھر اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے پاس ہے وہاں جماعت نے کس حد تک اس پر عمل کیا ہے، اس پر کیا ہو رہا ہے، اس کا ریکارڈ اس وقت میرے پاس نہیں ہے بہرحال پتا لگ جائے گا۔ تو اس کو یادگار بنانے کی کوشش بہرحال کی جا رہی ہے۔

پھر لدھیانہ اور پیشگوئی مصلح موعود کا ذکر فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا تھا کہ آپ کے سامنے جنت کے انگوروں کا ایک خوشہ لایا گیا ہے اور پھر آپ کو بتایا گیا کہ یہ ابوجہل کے لئے ہے۔ اس کی تعبیر یہ تھی کہ اس کے بیٹے عکرمہ کو جنت ملے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر آپ نے واقعہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوجہل کے لڑکے کو ایسا نیک کیا کہ اس نے دین کے لئے شاندار قربانیاں کیں۔ ایک جنگ کے موقع پر مسلمانوں کو سخت

مشکلات کا سامنا ہوا۔ عیسائی تیرانداز تاک تاک کر مسلمانوں کی آنکھوں میں تیر مارتے تھے اور صحابہ رضوان اللہ علیہم شہید ہوتے جاتے تھے۔ عکرمہ نے کہا مجھ سے یہ نہیں دیکھا جاتا۔ (یہ ابوجہل کے بیٹے تھے) اور اپنی فوج کے افسر سے کہا کہ آپ مجھے اجازت دیں کہ میں ان پر حملہ کروں اور ساٹھ بہادروں کو ساتھ لے کر دشمن کے لشکر کے قلب پر (مرکز میں جاکے) حملہ کر دیا اور ایسا شدید حملہ کیا کہ اس کے کمانڈر کو جان بچانے کے لئے بھاگنا پڑا جس سے دشمن کے لشکر میں بھگدڑ مچ گئی۔ یہ جان باز ایسی بہادری سے لڑے کہ جب اسلامی لشکر وہاں پہنچا تو تمام کے تمام یا تو شہید ہو چکے تھے یا سخت زخمی پڑے تھے۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی سخت زخمی تھے۔ ایک افسر پانی لے کر زخمیوں کے پاس آیا اور اس نے پہلے عکرمہ کو پانی دینا چاہا۔ مگر آپ نے دیکھا کہ حضرت سہیل بن عمرو پانی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے اس افسر کو کہا کہ پہلے سہیل کو پانی پلاؤ پھر میں پیوں گا۔ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ میرا بھائی پیاس کی حالت میں پاس پڑا رہے اور میں پانی پی لوں۔ وہ سہیل کے پاس پانی لے کر پہنچا تو اس کے پاس حارث بن ہشام زخمی پڑے تھے۔ سہیل نے کہا کہ پہلے حارث کو پانی پلاؤ۔ وہ حارث کے پاس پہنچا تو وہ فوت ہو چکے تھے۔ پھر وہ واپس سہیل کے پاس آیا تو وہ بھی وفات پا چکے تھے اور جب وہ عکرمہ کے پاس پہنچا تو ان کی روح بھی پرواز کر چکی تھی۔ تو یہ عکرمہ ابوجہل کے لڑکے تھے۔

پس اگر کوئی شخص شریر ہو، بے دین ہو اور جھوٹا ہو تو کون کہہ سکتا ہے کہ اس کا بیٹا بھی ضرور اس جیسا ہی ہوگا۔ مگر خدا تعالیٰ کے کلام میں ایسی شہادتیں ہوتی ہیں جو اس کی صداقت کو واضح کر دیتی ہیں اور جس میں شہادت نہ ہو وہ ماننے کے قابل ہی نہیں ہوتا۔ اصل چیز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو پیشگوئیاں ہوتی ہیں وہ کس طرح پوری ہوتی ہیں حالانکہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خواب دیکھی، رؤیا دیکھا تو آپ بڑے پریشان ہوئے تھے کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ابوجہل جنت میں ہو اور میں اس کو انگوروں کا خوشہ دے رہا ہوں۔ تو اس سے مراد اصل میں یہی تھی کہ ان کے بیٹے ایمان لے آئیں گے اور (دین) کی خاطر غیر معمولی قربانی کریں گے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی اس پیشگوئی میں بھی (یعنی مصلح موعود والی پیشگوئی میں بھی) دوسری پیشگوئیوں کی طرح بہت سی شہادتیں موجود ہیں۔ آپ نے ایسے وقت میں جب قادیان کے لوگ بھی آپ کو نہ جانتے تھے یہ پیشگوئی فرمائی۔ قادیان کے کئی بوڑھے لوگوں نے سنایا ہے کہ ہم آپ کو جانتے ہی نہ تھے۔ ہم سمجھا کرتے تھے کہ غلام مرتضیٰ صاحب کا ایک ہی لڑکا ہے جس کا نام مرزا غلام قادر ہے۔ تو ایسا شخص جو خود گمنام ہو، جسے اس کے گاؤں کے لوگ بھی نہ جانتے ہوں، یہ پیشگوئی کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اولاد دے گا جو زندہ بھی رہے گی اور اس کے لڑکوں میں سے ایک لڑکا ایسا ہوگا جو دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا اور اس کے ذریعہ اس کی (دعوت) بھی دنیا کے کناروں تک پہنچے گی۔ کون ہے جو اپنے پاس سے ایسی بات کہہ سکے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ وہ لڑکا تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ اس کے یہ معنی بھی تھے کہ وہ اس پیشگوئی سے چوتھے سال میں پیدا ہوگا۔ چنانچہ آپ نے یہ پیشگوئی 1886ء میں کی اور (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) میری پیدائش 12 جنوری 1889ء (eighteen eighty-nine) میں ہوئی اور حضرت مسیح موعود نے 23 مارچ 1889ء کو لدھیانہ میں پہلی بیعت لی۔ حضرت مسیح موعود کی اس پیشگوئی کا ہماری جماعت میں بھی اور باہر بھی بہت چرچا ہے۔ عموماً یہ سوال کیا جاتا تھا کہ وہ لڑکا کون ہے؟ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ پیشگوئی میں اس لڑکے کا نام محمود بھی بتایا گیا تھا اس لئے بطور تفاؤل کے حضرت مسیح موعود نے میرا نام محمود بھی رکھا اور چونکہ اس کا نام بشیر ثانی بھی تھا اس لئے میرا پورا نام بشیر الدین محمود احمد رکھا۔ جہاں تک اولاد ہونے اور اس کے زندہ رہنے کا تعلق تھا یہ پیشگوئی تو پوری ہوئی اور ایک بیٹے کا نام محمود رکھنے کی توفیق بھی آپ کو ملی۔ مگر دنیا انتظار کر رہی تھی کہ پیشگوئی کس لڑکے کے متعلق ہے؟ چنانچہ آج میں یہی بتانے کے لئے لدھیانہ آیا ہوں (آپ لدھیانہ گئے تھے)۔ آپ فرماتے ہیں کہ لدھیانہ کے ساتھ جماعت احمدیہ کا کئی رنگ میں تعلق ہے۔ لدھیانہ کی جو اہمیت جماعت کی تاریخ کے ساتھ ہے اس کے کئی پہلو ہیں۔ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے پہلی بیعت اسی شہر میں لی۔ (ایک تعلق) آپ کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب آپ کے پہلے خلیفہ ہوئے اور ان کی شادی لدھیانہ میں ہی حضرت منشی احمد جان صاحب مرحوم کے ہاں ہوئی تھی (یہ دوسرا تعلق) اور اس پیشگوئی میں جس لڑکے کا تعلق ہے وہ بھی حضرت مسیح موعود کی اس بیوی کے بطن سے پیدا ہوا جو لدھیانہ میں بھی رہی ہیں۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) مجھے یاد ہے کہ بچپن میں کچھ عرصہ میں یہاں بھی رہا ہوں۔ میں اس وقت اتنا چھوٹا تھا کہ مجھے کوئی خاص باتیں تو اس زمانے کی یاد نہیں ہیں کیونکہ اس وقت میری عمر دو اڑھائی سال کی تھی۔ (اب دیکھیں اس عمر میں بھی بعض باتیں جو یاد ہیں عموماً یاد نہیں رہتیں لیکن آپ وہ باتیں بھی بیان کر رہے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ) صرف ایک واقعہ یاد ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم جس مکان میں رہتے تھے وہ سڑک کے سر پر تھا اور سیدھی سڑک تھی۔ میں اپنے مکان سے باہر آیا تو ایک چھوٹا سا لڑکا دوسری طرف سے آ رہا تھا۔ اس نے میرے پاس آ کر ایک مری ہوئی چھپکلی مجھ پر پھینکی۔ میں اس قدر دہشت زدہ ہوا کہ روتا ہوا گھر کی طرف بھاگا۔ اس بازار کا نقشہ مجھے یاد ہے۔ وہ سیدھا بازار ہے گو اب میں نہیں جانتا کہ وہ کون سا تھا۔ ہمارا مکان ایک سرے پر تھا۔ تو میں نے کئی ماہ اپنے بچپن کی عمر کے یہاں گزارے ہیں۔ پس اس شہر کا کئی رنگ میں احمدیت کے ساتھ تعلق ہے۔

(ماخوذ از اہالیان لدھیانہ سے خطاب)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اس شہر کی بڑی خصوصیت ہے جیسا کہ بیان کی ہوئی باتوں سے ظاہر ہے۔ لیکن فرماتے ہیں کہ میں سوچ رہا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جن باتوں کا اعلان کیا جاتا ہے ان کی مخالفت لوگ ضرور کرتے ہیں اور پیشگوئی مصلح موعود کا اعلان کیا گیا تھا۔ لاہور میں لدھیانہ سے پہلے جلسہ ہو گیا تھا، ہوشیار پور میں ہو گیا تھا لیکن مخالفت نہیں ہوئی تھی۔ تو فرماتے ہیں کہ باوجود میرے اس اعلان کے بعد کہ یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے، میرے پر مخالفت نہیں ہوئی تھی۔ معلوم نہیں کسی نے مخالفت کیوں نہیں کی۔ لیکن لدھیانہ آئے۔ کہتے ہیں یہاں آ کر جب مَیں شہر میں سے گزر رہا تھا تو لوگوں کا جلوس نعرے لگاتا ہوا گزر رہا تھا کہ نعوذ باللہ مرزا مر گیا، مرزا مر گیا۔ تو بہرحال ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو بھلانے کی وجہ سے یہ استہزاء کیا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی پوری چمک کے ساتھ پوری ہوئی ہے۔ آگے حضرت مصلح موعود نے یہ دعا بھی کی ہے کہ اللہ کرے کہ لدھیانہ کے لوگوں کو حضرت مسیح موعود کو ماننے کی توفیق بھی عطا ہو اور آج جو مخالفت میں نعرے لگا رہے ہیں کل حق میں نعرے لگانے والے ہوں۔

(ماخوذ از اہالیان لدھیانہ سے خطاب)

آپ کے ایک (رفیق) یعنی حضرت مسیح موعود کے ایک (رفیق) کے عشق اور تعلق کا ذکر کرتے ہوئے آپ (حضرت مصلح موعود) بیان فرماتے ہیں کہ میاں عبداللہ صاحب سنوری بھی اپنے اندر ایسا ہی عشق رکھتے تھے۔ ایک دفعہ وہ قادیان میں آئے اور حضرت مسیح موعود سے ملے۔ حضرت مسیح موعود ان سے کوئی کام لے رہے تھے۔ اس لئے جب میاں عبداللہ صاحب سنوری کی چھٹی ختم ہو گئی اور انہوں نے حضرت مسیح موعود سے جانے کے لئے اجازت طلب کی تو حضور نے فرمایا ابھی ٹھہر جاؤ۔ چنانچہ انہوں نے مزید رخصت کے لئے درخواست بھجوا دی مگر محکمے کی طرف سے جواب آیا کہ اور چھٹی نہیں مل سکتی۔ انہوں نے اس امر کا حضرت مسیح موعود سے ذکر کیا تو آپ نے پھر فرمایا کہ ابھی ٹھہرو۔ چنانچہ انہوں نے لکھ دیا کہ میں ابھی نہیں آ سکتا۔ اس پر محکمے والوں نے انہیں dismiss کر دیا۔ (سرکاری محکمہ تھا) چار یا چھ مہینے جتنا عرصہ حضرت مسیح موعود نے انہیں رہنے کے لئے کہا تھا وہ یہاں ٹھہرے رہے۔ پھر جب واپس آ گئے تو محکمے نے یہ سوال اٹھا دیا کہ جس افسر نے انہیں dismiss کیا تھا اس افسر کا یہ حق ہی نہیں تھا کہ وہ انہیں dismiss کرتا۔ چنانچہ وہ پھر اپنی جگہ پر بحال کئے گئے اور

پچھلے مہینوں کی جو قادیان میں گزار گئے تھے تنخواہ بھی مل گئی۔

اسی طرح ایک اور مثال آپ نے دی۔منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کے ساتھ واقعہ پیش آیا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں ڈلہوزی کا سفر کر رہا تھا۔کل رستے میں مجھے میاں عطاء اللہ صاحب وکیل نے یہ سنایا۔یہ واقعہ الحکم میں بھی 1934ء میں پہلے چھپ چکا ہے۔(حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں) اس لئے میں منشی صاحب کے اپنے الفاظ میں اسے بیان کر دیتا ہوں۔کہتے ہیں کہ میں جب سررشتہ دار ہو گیا اور پیشی میں کام کرتا تھا تو ایک دفعہ مسلیں وغیرہ بند کر کے قادیان چلا آیا۔ تیسرے دن میں نے اجازت چاہی تو (حضرت مسیح موعود نے) فرمایا ابھی ٹھہریں۔پھر عرض کرنا مناسب نہ سمجھا کہ آپ ہی فرمائیں گے۔اس پر ایک مہینہ گزر گیا۔ادھر مسلیں میرے گھر میں تھیں۔ کام بند ہو گیا اور سخت خطوط آنے لگے۔مگر یہاں یہ حالت تھی کہ ان خطوط کے متعلق وہم بھی نہ آتا تھا۔ (کہتے ہیں میں سب کچھ بھول گیا۔خطوط آتے ہیں آتے رہیں۔) حضور کی صحبت میں ایک ایسا لطف اور محویت تھی کہ نہ نوکری کے جانے کا خیال تھا اور نہ ہی کسی باز پرسی کا اندیشہ۔آخر ایک نہایت ہی سخت خط وہاں سے آیا۔کہتے ہیں میں نے وہ خط حضرت مسیح موعود کے سامنے رکھ دیا۔آپ نے پڑھا اور فرمایا لکھ دو ہمارا آنا نہیں ہوتا۔(ہم نہیں ابھی آ سکتے۔) میں نے وہی فقرہ لکھ دیا۔اس پر ایک مہینہ اور گزر گیا تو ایک دن فرمایا کتنے دن ہو گئے۔پھر حضرت مسیح موعود آپ ہی گننے لگے اور فرمایا اچھا آپ چلے جائیں۔میں چلا گیا اور کپورتھلہ پہنچ کر لالہ ہرچنداس مجسٹریٹ کے مکان پر گیا۔(مجسٹریٹ کی عدالت میں ہی ملازمت تھی) تا کہ معلوم کروں کہ کیا فیصلہ ہوتا ہے۔(نوکری میں رکھنا ہے، نکال دیا ہے، جرمانہ کرنا ہے، کیا ہوا؟ جب ان کے گھر گیا تو) انہوں نے کہا منشی جی آپ کو مرزا صاحب نے نہیں آنے دیا ہوگا۔(یہی بات مجسٹریٹ نے کی) میں نے کہا ہاں۔تو مجسٹریٹ صاحب کہنے لگے ان کا حکم مقدم ہے۔(یعنی حضرت مسیح موعود کا) تو حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ میاں عطاء اللہ صاحب کی روایت میں اس قدر زیادہ ہے کہ منشی صاحب مرحوم نے فرمایا کہ جب حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ لکھ دو کہ ہم نہیں آسکتے تو میں نے وہی الفاظ لکھ کر مجسٹریٹ کو بھجوا دیئے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ ایک گروہ تھا جس نے عشق کا ایسا اعلیٰ درجے کا نمونہ دکھایا کہ ہماری آنکھیں اپنی پچھلی جماعتوں کے آگے نیچی نہیں ہوسکتیں۔...... ہر قسم کی قربانیاں کرنے والے تھے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کے مصائب برداشت کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔حضرت خلیفہ اول کو ہی دیکھ لو۔ان کو خدا نے چونکہ خود جماعت میں ایک ممتاز مقام بخش دیا ہے اس لئے میں نے ان کا نام نہیں لیا ورنہ ان کی قربانیوں کے واقعات بھی حیرت انگیز ہیں۔آپ جب قادیان میں آئے تو اس وقت بھیرہ میں آپ کی پریکٹس جاری تھی، مطب کھلا تھا اور کام بڑے وسیع پیمانے پر جاری تھا۔ حضرت مسیح موعود سے جب آپ نے واپس جانے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا کیا جانا ہے، آپ اسی جگہ رہیں۔پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول خود اسباب لینے کے لئے بھی نہیں گئے۔(اپنا سامان لینے نہیں گئے) بلکہ کسی دوسرے آدمی کو بھیج کر بھیرہ سے اپنا اسباب منگوایا۔یہی وہ قربانیاں ہیں جو جماعتوں کو خدا تعالیٰ کے حضور ممتاز کیا کرتی ہیں اور یہی وہ مقام ہے جس کے حاصل کرنے کی ہر شخص کو جدوجہد کرنی چاہئے۔خالی فلسفیانہ ایمان انسان کے کسی کام نہیں آسکتا۔انسان کے کام آنے والا وہی ایمان ہے جس میں عشق اور محبت کی چاشنی ہو۔فلسفی اپنی محبت کے کتنے ہی دعوے کرے ایک دلیل بازی سے زیادہ ان کی وقعت نہیں ہوتی کیونکہ اس نے صداقت کو دل کی آنکھ سے نہیں بلکہ محض عقل کی آنکھ سے دیکھا ہوتا ہے۔مگر وہ جو عقل کی آنکھ سے نہیں بلکہ دل کی نگاہ سے خدا تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی صداقت اور شعائر اللہ کو پہچان لیتا ہے اسے کوئی شخص دھوکہ نہیں دے سکتا۔اس لئے کہ دماغ کی طرف سے فلسفہ کا ہاتھ اٹھتا ہے اور دل کی طرف سے عشق کا ہاتھ اٹھتا ہے۔(ماخوذ از الفضل 28 اگست 1941ء صفحہ 6-7 جلد 29 نمبر 196) اللہ تعالیٰ ہمیں دل کی آنکھ سے زمانے کے امام کو پہچاننے اور اس پر ہمیشہ قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ہمیشہ ہم شعائر اللہ کو پہچاننے والے ہوں اور کبھی شیطان ہمیں دھوکہ نہ دے سکے۔

نماز کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو ایک ہمارے درویش بھائی کا ہے۔مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر ابن مکرم چوہدری نواب الدین صاحب۔28 جولائی 2015ء کو 94 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوگئی۔آپ لائلپور کے (یہ آجکل فیصل آباد کہلاتا ہے) اس کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔پیدائشی احمدی تھے۔1936ء میں پندرہ سال کی عمر میں پہلی بار قادیان کی زیارت کے لئے آئے اور (بیت) مبارک کی چھت پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ایک مجلس سوال و جواب میں شامل ہوئے۔واپسی کا کرایہ پورا نہ ہونے کی وجہ سے قادیان سے امرتسر اور وہاں سے لاہور تک قریباً 95 کلومیٹر کا فاصلہ پیدل کیا۔19 سال کی عمر میں نظام وصیت میں شامل ہوگئے۔ 1937ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں لکھا کہ تحریک جدید کی شمولیت کی میعاد دسمبر 1936ء میں ختم ہو چکی ہے۔میں اُس وقت طالبعلم تھا۔اب مجھے کچھ آمد ہے۔مجھے بھی استثنائی طور پر تحریک جدید میں حصہ لینے کی اجازت دی جائے۔اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو اور ان تمام بیروزگار طلباء کو جو برسرروزگار ہو گئے تھے اجازت مرحمت فرمائی۔پھر مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر نے سندھ میں بھی جماعتی زمینوں پر کام کیا۔1947ء کے شروع میں زندگی وقف کر کے قادیان پہنچ گئے۔اسی سال ہندوستان تقسیم ہوا جس کے نتیجہ میں درویشی کی سعادت نصیب ہوئی۔ دَور درویشی کو انتہائی صبر اور شکر اور وفا کے ساتھ نبھایا۔دیہاتی (مربی) کے طور پر بھارت کے صوبہ یوپی میں (دعوت الی اللہ) کا کام بہت اچھے رنگ میں کیا۔میدان (دعوت الی اللہ) سے واپس قادیان آنے کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ قادیان میں بطور استاد خدمت کی توفیق پائی۔نظارت دعوت (الی اللہ) کے تحت تین سال تک ہندی کی تعلیم حاصل کی اور رتن، بھوشن اور پربھاکر ہندی کی تین ڈگریاں حاصل کیں۔وید، بائبل، گیتا، گروگرنتھ صاحب کا اچھا مطالعہ رکھتے تھے۔ہندوازم، سکھ ازم اور عیسائی ازم پر تحقیقی مضامین لکھتے رہے اور قرآن کریم کا ہندی ترجمہ کرنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ہفت روزہ اخبار بدر قادیان میں آپ کے مضامین اس وقت سے طبع ہونے شروع ہوئے جب 1952ء میں تقسیم ملک کے بعد اخبار دوبارہ جاری ہوا اور یہ سلسلہ 2013ء تک جاری رہا۔گویا یہ سلسلہ مضامین ساٹھ سال پر محیط ہے۔اس کے علاوہ سلسلے کے دیگر رسائل جن میں مشکوٰۃ، راہ ایمان شامل ہیں ان میں بھی وقتاً فوقتاً آپ کے مضامین شائع ہوتے رہے۔نیز دیگر ملکی اخبارات میں بھی آپ کے مضامین شائع ہوتے رہے جن میں روزنامہ ہندسماچار، ملاپ اور کشمیر کے اخبارات شامل ہیں۔مرحوم کا ایک کتابچہ 'حکومت وقت اور احمدی (-)' 1963ء میں نظارت دعوت (الی اللہ) کے تحت شائع ہوا اور بہت مقبول ہوا۔آپ کے مضامین اور نظمیں بڑی اعلیٰ پائے کی ہوتی تھیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی ان کی بڑی تعریف کی اور واقعی پڑھنے میں پتا لگتا تھا کہ دل سے نکل رہی ہے۔علمی مضامین ہوتے تھے۔آپ بہت خوددار انسان تھے۔کبھی کسی کا محتاج بننا پسند نہیں کیا۔اپنا کام خود کرتے رہے۔علمی کاموں کے ساتھ ساتھ بچوں کو ساتھ لے کر زمینداری اور مویشیوں کے پالنے کا کام بھی جاری رکھا **اور صاحب جائیداد ہو کر بچوں کے لئے ذاتی رہائش کا انتظام کر کے جماعتی مکان انجمن کو واپس کر دیا۔یہ ان کا بہت بڑا نمونہ ہے۔** سخت بیماری کے ایام میں بھی باقاعدگی سے (بیت) میں نماز ادا کرتے رہے۔موصوف کو سچی خوابیں آتی تھیں جو آپ خلفاء کرام کو لکھتے اور بھیجتے رہے۔وفات سے ایک ماہ قبل اپنے چھوٹے بیٹے ابراہیم کو اپنی وفات کا بتا دیا تھا اور پھر ایک ہفتہ قبل یاد دہانی بھی کروائی۔آپ کی دو شادیاں ہوئیں۔پہلی شادی محترمہ عالم بی بی صاحبہ سے 1944ء میں ہوئی جن سے آپ کا ایک بیٹا منیر احمد پاکستان میں ہے۔دوسری شادی 1956ء میں عائشہ بیگم صاحبہ بنت عبدالرزاق صاحب آف ہبلی کرناٹک سے ہوئی جن سے اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں عطا کیں۔ان کے بیٹوں میں اسرائیل احمد، کرشن احمد، ابراہیم احمد اور داماد شکیل احمد اور محمود احمد صاحب سلسلے کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولادوں کو اور نسلوں کو بھی خلافت سے اور جماعت سے وابستہ رہنے کی ہمیشہ توفیق عطا فرماتا رہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 120108 میں رانا نور عامر

ولد امتیاز احمد رانا قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 راگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔رانا نور عامر گواہ شد نمبر 1۔فہیم احمد ولد چوہدری عبدالسلام گواہ شد نمبر 2۔محمد فہیم افضل ولد محمد افضل

مسل نمبر 120109 میں راحیل احمد کاشف

ولد محمد اصغر خالد قوم جنجوعہ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 راگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔راحیل احمد کاشف گواہ شد نمبر 1۔فہیم احمد ولد چوہدری عبدالسلام گواہ شد نمبر 2۔اسلام احمد شمس ولد غلام احمد

مسل نمبر 120110 میں فرہاد احمد سمیع

ولد عبداللطیف سمیع قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 جنوری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔فرہاد احمد سمیع گواہ شد نمبر 1۔ڈاکٹر عبداللطیف سمیع ولد ڈاکٹر عبدالسمیع گواہ شد نمبر 2۔فرحانہ مختار ولد شیخ مختار احمد

مسل نمبر 120111 میں ہانیہ لطیف سمیع

بنت ڈاکٹر عبداللطیف سمیع قوم...... پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 جنوری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ہانیہ لطیف سمیع گواہ شد نمبر 1۔ڈاکٹر عبداللطیف سمیع ولد ڈاکٹر عبدالسمیع گواہ شد نمبر 2۔فرحانہ مختار ولد مختار احمد

مسل نمبر 120112 میں فارعہ لطیف سمیع

بنت عبداللطیف سمیع قوم...... پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 جنوری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔فارعہ لطیف سمیع گواہ شد نمبر 1۔ڈاکٹر عبداللطیف سمیع ولد ڈاکٹر عبدالسمیع گواہ شد نمبر 2۔فرحانہ مختار ولد مختار احمد

مسل نمبر 120113 میں سجاد احمد راشد

ولد نور الدین قوم راجپوت بھٹی پیشہ سنار عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 فروری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) پلاٹ 1 کنال واقع شاہدرہ ٹاؤن (2) رہائشی مکان 5 مرلہ واقع محمود پارک لاہور (3) کار santro کا 1/2 حصہ ماڈل 2000ء اس وقت مجھے مبلغ 30 ہزار روپے ماہوار بصورت کام مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔سجاد احمد راشد گواہ شد نمبر 1۔اعجاز احمد ولد نور الدین گواہ شد نمبر 2۔ تنویر احمد ولد چوہدری محمد صدیق

مسل نمبر 120114 میں عبدالرحمٰن

ولد حبیب اللہ قوم راجپوت پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 فروری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔عبدالرحمٰن گواہ شد نمبر 1۔مظفر رشید ڈوگر ولد جری محمد ڈوگر گواہ شد نمبر 2۔تنویر احمد ولد چوہدری محمد صدیق

مسل نمبر 120115 میں شاہد وسیم احمد

ولد کرنل حبیب احمد قوم ہندل جٹ پیشہ کاروبار عمر 71 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور کینٹ ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 فروری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان مالیتی 3 کروڑ 15 لاکھ روپے (2) 4 فلیٹ والٹن روڈ لاہور کینٹ مالیتی 60 لاکھ روپے (3) 8 ایکڑ اراضی واقع موضع بھتات مالیتی 30 لاکھ روپے (4) 48 عدد 10 مرلہ پلاٹ واپڈا سوسائٹی شیخوپورہ مالیتی 1 کروڑ روپے (5) 5 عدد 1 کنال پلاٹ مالیتی 60 لاکھ روپے (6) شرعی حصہ مکان 18/2 دارالصدر شمالی مالیتی 50 لاکھ روپے (7) 1 عدد کار مالیتی 15 لاکھ روپے (8) پلاٹ 1 کنال 13 مرلہ شاہ تاج کالونی لاہور مالیتی 2 کروڑ روپے اس وقت مجھے مبلغ 12 لاکھ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔شاہد وسیم احمد گواہ شد نمبر 1۔کرنل زاہد علیم ولد حبیب احمد گواہ شد نمبر 2۔محمود احمد طارق ولد چوہدری عبدالکریم

مسل نمبر 120116 میں برکات احمد

ولد فیض احمد ریحان قوم...... پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد ضلع و ملک اسلام آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 راکتوبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) رہائشی پلاٹ 4 مرلہ دارالشکر جنوبی مالیتی 2 لاکھ 50 ہزار روپے (4) نقد رقم 45 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 24500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔برکات احمد گواہ شد نمبر 1۔رستگار احمد بھٹی ولد مبارک احمد بھٹی گواہ شد نمبر 2۔ناصر احمد ولد عبدالاحد

مسل نمبر 120117 میں مناہل طارق

بنت طارق احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھریا روڈ ضلع و ملک نوشہرو فیروز پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 فروری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔مناہل طارق گواہ شد نمبر 1۔طیب احمد ناز ولد محمد ایوب گواہ شد نمبر 2۔اکرام اللہ بھٹی ولد برکت علی بھٹی

مسل نمبر 120118 میں شبانہ تبسم

زوجہ فرید احمد چوہدری قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور خاص ضلع و ملک میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 جنوری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر 1 لاکھ روپے (2) زرعی زمین (ترکہ والد) 1 ایکڑ مالیتی 3 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 10 ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔شبانہ تبسم گواہ شد نمبر 1۔فرید احمد چوہدری ولد لطیف احمد چوہدری گواہ شد نمبر 2۔میاں رفیق احمد آرائیں ولد مولوی کرم الٰہی

مسل نمبر 1200119 میں رضیہ بیگم

زوجہ منیر احمد قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 76 ج۔ب سنتوک گڑھ ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 جنوری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیورات طلائی بوزن 3 تولے حق مہر 5 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔رضیہ بیگم گواہ شد نمبر 1۔......گواہ شد نمبر 2۔......

مسل نمبر 120120 میں بشیر احمد

ولد محمد حسین قوم جٹ پیشہ غیر ہنرمندی مزدوری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 194 ر۔ب لاٹھیانوالہ ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 فروری 21 کہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ رہائشی مکان ساڑھے تین مرلہ اس وقت مجھے مبلغ 20 ہزار روپے ماہوار بصورت پنشن و مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔بشیر احمد گواہ شد نمبر 1۔سعید احمد محمود ولد چوہدری محمد علی گواہ شد نمبر 2۔محمد اکبر احمدی ولد محمد حسین اظہر

جرمن و پاکستانی ہومیو پیتھک ادویات
ودیگر سامان رعایتی قیمت پر

سیل بند پوٹینسی	6x/30	200	1000
20 ایم ایل قطرے	30/-	35/-	40/-
30 ایم ایل قطرے	40/-	45/-	50/-
120 ایم ایل قطرے	100/-	110/-	120/-
30 گرام گولیوں میں	30/-	30/-	30/-
100 گرام گولیوں میں	80/-	80/-	80/-

ہومیو پیتھک ادویات وعلاج کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ
ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک
0333-9797797 ☆ 0333-9797798
047-6211399 ☆ 047-6212399

درخواست دعا

مکرم رانا راحیل احمد صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرا بھانجا ابراہیم احمد ابن مکرم چوہدری قاسم الیاس صاحب لندن بعمر 11 ماہ الرجی اور سانس کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مشہود احمد طور صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

میری خالہ جان محترمہ امۃ اللہ بیگم بنت مکرم نور محمد صاحب سابق باڈی گارڈ حضرت مصلح موعود حال مقیم جرمنی سخت علیل ہیں۔ ہسپتال میں بے ہوش ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحم سے ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم جمیل احمد صاحب خادم بیت الذکر ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چچا زاد بھائی مکرم شاہد اقبال صاحب کو بجلی کے کھمبے سے شارٹ لگی جس کی وجہ سے ان کا بازو جل گیا اور اس سے کاٹنا پڑا۔ سہارا ٹرسٹ ہسپتال نارروال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید پیچیدگیوں سے بچائے اور صحت وتندرستی والی فعال عمر سے نوازے۔ آمین

مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کی بہو مکرمہ نجمہ رضوان صاحبہ اہلیہ مکرم رضوان احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ کینسر میں مبتلا ہیں۔ علاج لاہور سے جاری ہے۔ ان کی 6 سال کی بیٹی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ دے۔ آمین

مکرمہ رخسانہ فرحت صاحبہ دارالیمن شرقی صادق ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد کلیم صاحب ساکن دارالیمن غربی سعادت ربوہ کو دائیں طرف فالج کا اٹیک ہوا۔ طبیعت میں کافی بہتری ہے۔ تاہم ابھی بات کرنے میں کافی دقت ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے جلد کامل شفاء عطا فرمائے اور صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

مکرم شہادت علی شاہد صاحب مربی سلسلہ کوٹ قاضی ضلع چنیوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم محمد شفیع صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں زیر علاج ہیں۔ طبیعت پہلے سے بہتر ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

سیل۔ سیل۔ سیل
لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی
سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراوزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508,0333-9795470

سنگ مرمر و گرے نائٹ کے کتبہ جات بنانے کا بااعتماد مرکز
اشرف ماربل سٹور
کالج روڈ بالمقابل جامعہ سینئر سیکشن ربوہ
اقصیٰ چوک والے
شیخ حمید احمد: 0332-7063062
شیخ طارق جاوید: 0334-6309472

مجوکہ رئیل اسٹیٹ
کنسلٹنٹ اینڈ بلڈرز
اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
مینیجنگ ڈائریکٹر احسان الحق مجوکہ
رابطہ نمبر: 03455105787
ehsanmajoka1961@gmail.com

یکم ستمبر سے
عید سیل میلہ
لیڈیز فینسی ورائٹی + کالج پمپس } Rs.350/-
نیز لیڈیز برقعہ/کوٹ بھی دستیاب ہے
رشید بوٹ ہاؤس
گولبازار ربوہ 047-6213835

ٹاپ برانڈز ڈیزائنرز فور سیزن دستیاب ہیں
انصاف کلاتھ ہاؤس
سیل۔ سیل۔ سیل
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم اے سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود ظہر
03000660784
047-6215522

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

ربوہ میں طلوع وغروب 15 ستمبر
طلوع فجر 4:29
طلوع آفتاب 5:50
زوال آفتاب 12:04
غروب آفتاب 6:17

ضرورت سیکیورٹی گارڈز
ربوہ میں ایک معروف کاروباری ادارہ کو دو چاق و چوبند سیکیورٹی گارڈز کی ضرورت ہے۔ ذاتی اسلحہ لائسنس کے حامل ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔
دن اور رات کے لئے الگ الگ
رابطہ: 0322-7510000

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک بااعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

ایکسپریس کوریئر سروس
دنیا بھر میں چھوٹے بڑے پارسل اور کاغذات بھجوانے پر کم ریٹس میں تیز ترین ڈیلیوری DHL اور FEDEX کے ذریعہ 72 گھنٹے میں ڈیلیوری کی سہولت
یو کے تین دن اور جرمنی پانچ دن میں ڈیلیوری
گھر سے سامان پک کرنے کی سہولت
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
Express Courier Service
نزد MCB بینک بالمقابل بیت المہدی گولبازار ربوہ
فون: 0476214955,0476214956
شیخ زاہد محمود: 0321-7915213

Study in Canada
GEORGIAN
YOUR COLLEGE · YOUR FUTURE
Ranked No.1 in Canada as a Co-op Govt. College, Establish 1967.
Visit / Contact us for admission
EC Education Concern
67-C, Faisal Town
Lahore, Pakistan
+92-42-35177124
+92-302-8411770
+92-331-4482511
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com
Skype counseling.educon

FR-10

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
• Intermediate with above 60%
• A-Level Students
• Bachelor Students with min 70%
• Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com